

محمد اختر صدیق  
مدینہ یونیورسٹی

## رمضان المبارک..... مسائل و احکام

رمضان المبارک میں نیکی کا اجر کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ رغبت رکھنے والے ہر انسان کے لئے بھلائی کے تمام دروازے کھلے ہوئے ملتے ہیں۔ اسی بابرکت مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اس کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔“ (مسلم: ۲۴۹۲)

### رمضان المبارک اور پانچ خصوصیات

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان پانچ خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو پہلی کسی بھی امت کے حصہ میں نہیں آئیں:

- (۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔
  - (۲) روز داروں کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کر لیں۔
  - (۳) اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو مزین کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:
- ”میرے نیک بندوں سے عنقریب آزمائش ختم ہوگی اور وہ تیرے اندر داخل ہوں گے۔“
- (۴) شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے، وہ عام دنوں کی طرح لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔
  - (۵) رات کے آخری پہر لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (مسند امام احمد: ۷۸۷)

### روزہ کی فضیلت

روزہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (ابن ماجہ: ۱۹۰۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”پچھلے گناہ نماز ایک سے دوسری تک، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک گناہ معاف کرنے کا سبب ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچا جائے۔“ (مسلم: ۲۳۳۳)

روزہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کا اجر و ثواب لامحدود ہے بلکہ روزہ دار کو بغیر حساب کے اجر عطا

فرمایا جائے گا۔ حدیث قدسی ہے کہ

”روزہ کے علاوہ بنی آدم کے ہر عمل کا اجر ہے روزہ صرف میرے لئے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔۔۔ روزہ ڈھال ہے پس جو کوئی روزہ رکھے تو وہ فحش کاموں سے باز رہے اور اگر کوئی اسے تنگ کرے یا لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک روزہ افطار کرتے ہوئے اور دوسری (روز قیامت) اللہ رب العالمین سے ملنے ہوئے۔“ (مسلم: ۲۷۰۰) اور دوسری حدیث میں ہے کہ

”بنی آدم کے ہر نیک عمل کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے مگر روزہ (کے ساتھ یہ معاملہ نہیں) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ اس (روزہ دار) نے میری وجہ سے کھانا پینا چھوڑ رکھا تھا۔“ (مسلم: ۲۷۰۱)

مذکورہ احادیث سے روزہ کی فضیلت درج ذیل وجوہ سے ثابت ہوتی ہے:

- (۱) تمام عبادات میں سے اللہ تعالیٰ نے روزہ کے اجر و ثواب کو اپنے ساتھ خاص کیا ہے کیونکہ روزہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے جس سے دوسرا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ انسان چاہے تو چھپ کر کھاپی سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی خوشنودی کے خاطر وہ ایسا نہیں کرتا گویا کہ روزہ ایک خالص ترین عبادت ہے۔
- (۲) اللہ نے روزہ کا اجر و ثواب بغیر حساب و کتاب دینے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ روزہ دار کو بھوک، پیاس، کمزوری بدن جیسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے اور یہ کہ روزہ دار میں صبر کی تمام قسمیں جمع ہو جاتی ہیں۔
- (۳) روزہ گناہوں سے بڑی مضبوط ڈھال کا کام دیتا ہے۔
- (۴) اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کی بہت ہی قدر و منزلت ہے حتیٰ کہ اس کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔
- (۵) روزہ دار کو روزہ کھولتے ہوئے دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں:

(i) افطار کی خوشی (ii) جب اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے گا تو روزہ رکھنے کی وجہ سے خوش ہوگا۔

## لیلة القدر کی فضیلت

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں ایک ایسی عظیم رات ہے کہ اس کی بندگی ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی بڑھ کر ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس رات میں قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا۔ جہاں سے رسول ﷺ کی ذات گرامی پر اس مقدس کتاب کا نزول ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں

”بے شک ہم نے اس (قرآن کو) لیلة القدر میں نازل کیا۔ اور تم کو کیا معلوم کہ لیلة القدر کیا ہے؟ لیلة القدر ہزار مہینوں کی بندگی سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں اور یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔“ (سورۃ القدر)

- لیلیۃ القدر کی فضیلت درج ذیل وجوہ کی بنا پر ثابت ہوتی ہے
- (۱) اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر قرآن مجید کو نازل فرمایا جو انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔
  - (۲) یہ رات ہزار مہینوں کی بندگی سے بھی بڑھ کر فضیلت کی حامل ہے۔
  - (۳) اس میں رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔
  - (۴) یہ رات سلامتی ہی سلامتی ہے اور لوگوں کو عذاب سے بچانے کا ذریعہ ہے۔
  - (۵) اس رات کی فضیلت میں ایک مکمل سورت نازل کی گئی جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔
  - (۶) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی شب قدر کو ایمان اور احتساب کے ساتھ گزارے تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری: ۲۰۱۴)
- لیلیۃ القدر میں اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گنہگاروں کو معاف فرما کر ان کے لئے اعلیٰ جنتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جس نے لیلیۃ القدر کو توبہ کی اور اپنے مالک کو راضی کر لیا اور بد بخت ہے وہ انسان جس نے اس رات کو بھی رمضان المبارک کی طرح غفلت میں گزار دیا۔

## روزے کا حکم

- روزہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر صحت مند، مقیم، بالغ، عاقل مسلمان مرد و عورت پر فرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
- ”جو تم سے اس مہینہ کو پالے تو اسے چاہئے کہ روزہ رکھے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)
- مریض، مسافر، حائضہ عورتیں اور نفاس والی عورتیں مستثنیٰ ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## دخول رمضان کی تحقیق

- رمضان المبارک کے شروع ہونے کا فیصلہ دو طرح سے ہو سکتا ہے۔
- (۱) چاند نظر آجائے: رسول ﷺ فرماتے ہیں: ”جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو۔“ (بخاری: ۱۹۰۰)
  - اس کی صورت یہ ہے کہ ایک عاقل، بالغ، صاحب امانت و دیانت آدمی یہ گواہی دے دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ سنن ترمذی میں حدیث ہے
- ”رسول ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے (رمضان کا) چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔“ (الترمذی: ۶۹۱)
- (۲) زمانہ حاضر میں اگر حکومت کی طرف سے ریڈیو، ٹی وی یا دیگر ذرائع سے چاند نظر آنے کا اعلان کر دیا جائے تو شرعی طور پر اس اعلان پر عمل کرنا واجب ہے۔ (فتویٰ شیخ ابن عثیمین، مجالس: ۱۴)
  - (۳) سابقہ مہینہ کے ۳۰ دن پورے ہو جائیں۔

فرمان نبوی: ”اگر تمہیں چاند نظر نہ آسکے تو پھر تیس دن پورے کر لو“ (مسلم: ۲۵۱۰)

## روزہ کو مشروع قرار دینے کی حکمت

- (۱) قربت الہی: روزہ قربت الہی کا ذریعہ ہے، کیونکہ مسلمان محبوب و مرغوب کھانوں کو اس لئے ترک کر دیتا ہے کہ اس کا مالک اس سے راضی ہو جائے اور اس کی قربت نصیب ہو۔
- (۲) تقویٰ کا سبب: روزہ رکھنا تقویٰ کا سبب ہے۔ فرمان الہی کا ترجمہ ہے: ”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ“ (البقرہ: ۱۸۳)
- اسی لئے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”جو آدمی بخش گوئی اور برے اعمال کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔“ (بخاری: ۱۹۰۳)
- (۳) غور و فکر: روزہ رکھنے والے کو غور و فکر کا موقع میسر آتا ہے۔ کیونکہ لذات بھرے کھانے غفلت کا سبب بنتے ہیں۔ اسی لئے رسول ﷺ نے مؤمن کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ کم کھاتا ہے۔ (ابن ماجہ: ۳۲۵۶)
- (۴) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر: عموماً انسان کو جب آسائش اور آرام ملتا ہے تو وہ تنگدستی والے ایام بھول جاتا ہے۔ روزہ کے دوران جب بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے تو ان لوگوں کی حالت جاننے کا بڑا سنہری موقع ملتا ہے جن کو اللہ نے مال و دولت کی نعمت سے محروم رکھا ہے۔
- (۵) ضبط نفس: روزہ کی حکمت یہ بھی ہے کہ انسان اپنے نفس پر کنٹرول اور صبر کی مشق کرتا ہے اور پھر اس کے لئے اپنے آپ کو نیکی کی طرف چلانا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔
- (۶) کسر نفسی: روزہ انسان کو تکبر اور غرور سے دور کرتا ہے اور اس کا دل نرم ہوتا چلا جاتا ہے۔
- (۷) طبی فوائد: روزہ کی وجہ سے معدہ، جگر وغیرہ بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

## روزے کے آداب

- (۱) روزہ کی نیت: روزہ دار کو چاہئے کہ وہ روزہ کی نیت کرے جیسے کہ رسول ﷺ نے حکم دیا ہے (ترمذی: ۷۳۰) نیت کے لئے کوئی الفاظ ثابت نہیں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔
- (۲) سحری کھانا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھایا کرو، بے شک سحری میں برکت ہے۔“ (بخاری: ۱۹۲۳)
- (۳) سحری میں تاخیر: سنت نبوی ﷺ کی رو سے سحری تاخیر سے کھانا چاہئے۔ (بخاری: ۱۹۲۱)
- (۴) واجبات کی ادائیگی: روزہ کا چوتھا ادب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ واجبات کی پابندی کرے۔ جن میں سب سے پہلے فرض نماز ہے، روزہ دار کو چاہئے کہ نماز کی شروط، ارکان، واجبات کا مکمل خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کرے۔
- (۵) افطار میں جلدی: روزہ دار کو افطار میں جلدی کرنا چاہئے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے وہ بندے بہت محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (مسند احمد)
- (۶) محرمات سے اجتناب: روزہ دار کو چاہئے کہ اس کام سے بچ جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا:

جھوٹ، غیبت، چغٹل خوری، ملاوٹ، موسیقی وغیرہ سے مکمل اجتناب کرے۔ مذکورہ محرمات کا ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے کہ روزہ دار عام طور پر ان میں ملوث رہتا ہے۔ ورنہ دیگر حرام کاموں سے بھی بچنا ضروری ہے۔

- (۷) افطار کے وقت دعا: نبی ﷺ فرماتے ہیں، افطاری پر کی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۷۵۳)
- (۸) شکر الہی: روزہ دار کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھنے کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

### روزہ دار کو مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہئے

(۱) قرآن مجید کی تلاوت: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ عظیم کتاب ہے انسان کی تمام پریشانیوں کا حل اس کتاب میں موجود ہے اس کے ایک حرف کی تلاوت دس نیکیوں کا باعث ہے۔ لہذا رمضان المبارک میں ہمیں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن مجید کا اہتمام کرنا چاہئے۔ تلاوت کی دو قسمیں ہیں

(i) تلاوت سحری: یہ ہے کہ انسان قرآن مجید میں دی گئی تمام خبروں کی تصدیق کرے اور قرآن مجید کے احکامات کی مکمل پابندی کریں۔

(ii) تلاوت لفظی: قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت کرنا۔ انسان یہ سوچ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے کہ یہ مالک ارض و سما کا کلام ہے۔ حضرت ابی أمامہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو، قیامت کے روز یہ انسان کی شفاعت کرے گا۔“ (مسلم: ۸۰۴)

(۲) صدقہ کرنا: رسول ﷺ رمضان المبارک کے دوران کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ (بخاری: ۱۹۰۲)

(۳) ذکر الہی: روزہ دار کو کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہئے۔ فرمان الہی ہے: ”یاد رکھو! دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔“ (الرعد: ۲۸)

(۴) قیام رمضان: اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر پانچ نمازیں تو فرض کی ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ سنن اور نوافل کے اہتمام کو بھی پسند فرمایا ہے۔ نماز تراویح نقلی نماز کی ایک شکل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز تراویح کا اہتمام فرمایا مگر اس خوف سے کہ کہیں یہ میری امت پر فرض نہ ہو جائے۔ تین دن کے بعد اس کو ترک کر دیا۔ یہ نماز انتہائی فضیلت کی حامل ہے۔ آپ ﷺ کے بعد اس کے فرض ہونے کا خوف چونکہ ختم ہو چکا تھا، اس لئے عمر بن خطابؓ نے لوگوں کو اس کے اہتمام کا حکم دیا۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے تمیم داری اور ابی بن کعب کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔ (موطا امام مالک: ۲۵۳، صلاة تراویح لشیخ عطیہ سالم: ۷۶، ۷۷)

سلف صالحین ان رکعات کو بہت لمبا کرتے تھے لیکن انفس کی بات ہے کہ ہماری اکثر مساجد میں نماز تراویح کی ادائیگی اور قرآن مجید کی تلاوت اتنی تیزی کے ساتھ کی جاتی ہے کہ اللہ ہی معاف

فرمائے۔ یہ عمل قطعاً مناسب نہیں ہے۔

کسی آدمی کو یہ لائق نہیں ہے کہ نماز تراویح سے پیچھے رہے۔ عورتوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ نماز گھر میں ادا کریں لیکن اگر وہ مسجد میں آ کر نماز تراویح ادا کرنا چاہیں تو ان کو منع نہیں کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ مکمل پردہ اور اسلامی حدود کے اندر رہ کر مسجد میں آئیں۔

(۵) صلاۃ وتر: صلاۃ و تر رات کی نماز ہے اس کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے لے کر صبح کی اذان سے پہلے تک ہے اور رات کا آخری پہر افضل وقت ہے۔ اگر انسان کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کو اٹھ نہیں سکے گا تو اسے عشا کی نماز کے بعد ہی وتر ادا کر لینا چاہئے۔ رمضان المبارک میں عام طور پر یہ نماز صلاۃ تراویح کے فوراً بعد ادا کر لی جاتی ہے جیسا کہ سائب بن یزید کی حدیث میں مذکور ہے۔

(۶) اعتکاف: آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا رسول کریم ﷺ کی سنت ہے اور یہ عمل انتہائی فضیلت والا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ ہر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے، اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

اعتکاف سے مراد یہ ہے کہ انسان یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے علیحدہ ہو جائے۔ یاد رہے کہ اعتکاف مسجد میں ہوگا۔ معتکف زیادہ سے زیادہ ذکر الہی، تلاوت قرآن، وعظ نصیحت، نماز، عبادت کا اہتمام کرے اور فضول باتوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔ ہاں ضرورت کے پیش نظر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دلیل اس کی یہ حدیث ہے کہ

رسول ﷺ اعتکاف میں تھے کہ اُم المؤمنین صفیہؓ آپ کے پاس تشریف لائیں اور آپ سے گفت و شنید کے بعد گھر تشریف لے گئیں۔ (بخاری: ۲۰۳۸) معتکف اپنے بدن کا کچھ حصہ مسجد سے باہر نکال سکتا ہے۔ جیسا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے

”اللہ کے رسول ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو وہ مسجد سے اپنا سر گھر کی طرف نکالتے، میں ان کے سر کو دھوتی اور کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔“ (بخاری: ۲۰۲۸)

اعتکاف کے لئے خیمہ لگایا جاسکتا ہے اور اس میں صبح کی نماز کے بعد داخل ہونا سنت ہے۔ (مسلم: ۲۷۷۷) ہمارے ہاں اس معاملہ میں افراط و تفریط ہے۔ ہماری بعض مساجد میں تو معتکف بالکل پردہ کر لیتے ہیں اور کسی سے بات تک نہیں کرتے اور دوسری طرف بعض مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے فضول کہیں ہانکتے رہتے ہیں۔ تلاوت ذکر اور عبادت کی انہیں توفیق نہیں ہوتی ایسے معلوم ہوتا ہے گویا وہ اعتکاف میں نہیں ہیں۔ ان دونوں گمراہیوں سے اللہ ہمیں بچائے۔ آمین

(۷) لیلة القدر کی تلاش: لیلة القدر کو ۲۷ ویں شب کے ساتھ خاص کرنے کی شریعت میں کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے بلکہ لیلة القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں طاق راتوں کے اندر تلاش کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو فرمایا کہ

”لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو“ (مسلم: ۲۷۵۴)

لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ پتہ چل سکے کہ کون ہے جو رضائے الہی کے لئے اس کی تلاش کے شوق میں پورے سال میں صرف پانچ راتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے گزارتا ہے اور کون ہے جو غفلت کی نیند سوتا رہتا ہے؟

### وہ لوگ جن پر روزہ فرض نہیں!

- (۱) کافر: کافر پر روزہ نہیں اگر وہ دورانِ رمضان مسلمان ہو جائے تو گذشتہ روزوں کی قضا اس پر نہیں ہے۔
- (۲) غیر بالغ: غیر بالغ افراد پر روزہ فرض نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: تین قسم کے لوگوں پر سے قلم اٹھالی گئی ہے۔ سو یا ہوا انسان حتیٰ کہ وہ جاگ جائے۔ چھوٹا بچہ حتیٰ کہ وہ جوان ہو جائے، مجنون حتیٰ کہ وہ صحت مند ہو جائے۔ (ابوداؤد: ۲۳۹۸)

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ صحابہ اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے اور انہیں اپنے ساتھ مسجد میں لے جاتے اور ان کے کھلونے بھی ساتھ لے لیتے۔ جب بچے بھوک کی وجہ سے پریشان ہوتے تو وہ کھلونے ان کے آگ رکھ دیتے تاکہ بچے مشغول ہو جائیں، اس لئے ہمیں بھی اپنے بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دینا چاہئے تاکہ بالغ ہو کر انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

- (۳) مجنون: مجنون پر روزہ فرض نہیں جس طرح پہلے حدیث میں گزر چکا ہے۔ کیونکہ مجنون آدمی کو اپنے دماغ پر کنٹرول نہیں وہ تو کسی بھی عبادت کی نیت تک نہیں کر سکتا۔
- (۴) روزہ رکھنے سے عاجز: وہ بوڑھا آدمی جو بالکل لاغر ہو چکا ہے اور اس میں روزہ رکھنے کی سکت نہیں ہے۔ اسی طرح اس مریض پر بھی روزہ نہیں ہے جو انتہائی لاغر ہو چکا ہے۔ فرمانِ الہی ہے: ”اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے“ (البقرہ: ۲۸۶)

مگر وہ ہر روزے کے بدلہ میں ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں گے۔ ہاں اگر مریض کے صحت مند ہونے کی امید ہو تو وہ روزہ کی قضا ادا کرے گا۔

- (۵) مسافر: مسافر پر بھی روزہ نہیں ہے۔ سفر ختم ہونے کے بعد اس کے ذمہ قضا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”جو کوئی تم میں سے مریض یا مسافر ہو تو وہ دوسرے ایام میں گنتی کو پورا کرے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)
- سفر میں روزہ رکھنا بھی ثابت ہے۔ حضرت اے سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، نہ ہی تو روزہ دار روزہ چھوڑنے والوں کو عیب دار گردانتے تھے اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والے روزہ داروں پر عیب لگاتے تھے۔ (الترمذی: ۷۱۲)

- (۶) حائضہ عورت: حائضہ عورت پر بھی روزہ رکھنا فرض نہیں ہے حدیث مبارکہ ہے کہ ”کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت ایام ماہواری میں ہو تو وہ نہ ہی نماز پڑھے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی، یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔“ (بخاری: ۱۹۵۱)

۷) نفاس والی عورت: نفاس والی عورت بھی مذکورہ دلیل کی بنا پر روزہ نہیں رکھے گی۔ دونوں قسم کی عورتیں روزہ کی قضا دیں گی۔

۸) حاملہ یا دودھ پلانے والے عورت: عورت جو حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی صورت میں اسے اپنی یا بچے کی جان ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اس پر بھی روزہ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔“

اور نبی ﷺ نے مذکورہ دونوں عورتوں کو روزہ چھوڑنے کی رخصت دی ہے۔ (ترمذی: ۱۶۶۸)

## روزوں کی قضا

مریض، مسافر، حائضہ اور نفاس والی عورت ہر چھوڑے ہوئے روزے کی قضا دے گی۔ یہ روزے آئندہ رمضان سے پہلے پہلے رکھنے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

”رہ جانے والے روزوں کی کتنی پوری کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتے ہیں اور تنگی کو پسند نہیں فرماتے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)

اگر کسی آدمی پر روزوں کی قضا ہو اور وہ روزے رکھنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے ولی کو چاہئے کہ مطلوبہ روزے رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزوں کی قضا ہو تو اس کا ولی روزے رکھے۔“ (مسلم: ۲۶۸۷)

## روزہ توڑنے والے امور

(۱) ہم بستری: بیوی سے ہم بستری سے نہ صرف روزہ ٹوٹ جائے گا بلکہ اس کی قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ اور وہ کفارہ ایک گردن آزاد کرنا یا متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ (بخاری: حدیث ۱۹۳۷)

(۲) اخراج منی: اگر روزہ دار اختیاری طور پر منی خارج کر دے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ چاہے منی کا اخراج مباشرت، بوس و کنار، لمس یا دیگر کسی طریقہ سے ہو۔

البتہ اگر سوتے ہوئے محض تفکر یا بے اختیاری میں منی خارج ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فقط خیالات اور تفکر پر مؤاخذہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کرے۔“ (متفق علیہ)

(۳) عمد ا کھانا پینا: جان بوجھ کر کوئی چیز کھانے یا پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یعنی وہ خوراک جو پیٹ میں پہنچ جائے، چاہے منہ کے راستے سے ہو یا ناک کے راستے سے پہنچے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ یہ ہے: ”اور فجر کے وقت جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح نہ ہو جائے، کھاؤ پیو پھر رات تک روزہ کو مکمل کرو۔“ (البقرہ: ۱۸۷)

البتہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس نے روزہ کی



حالت میں بھول کر کھاپی لیا ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یہ تو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔“ (مشفق علیہ) یاد رہے کہ طاقت کا نیکہ بھی روزہ توڑنے کا سبب ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ شیخ عثیمین، مجالس ۶۶)

(۴) حیض اور نفاس کے خون کا اخراج: حیض اور نفاس کے خون کے اخراج سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس طرح پہلے حدیث گزر چکی ہے۔

### روزہ دار کے لئے جائز امور

(۱) آنکھوں میں دوا ڈالنا یا سرمہ لگانا: ابوداؤد میں موجود روایت جس سے یہ مطلب اخذ کیا جاتا ہے کہ روزہ دار کو سرمہ لگانا منع ہے، ضعیف ہے۔ اس کے متعلق یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ہذا حدیث منکر ”یہ منکر حدیث ہے۔“

(۲) مسواک کرنا: حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ کئی بار نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں مسواک کر رہے تھے۔ (بخاری مع الفتح: ۳/۲۰۱)

(۳) حالت جنابت میں سحری: حالت جنابت میں انسان سحری کھا سکتا ہے، اس کے بعد وہ غسل کرے۔ (ترمذی: ۱۷۰۲)

(۴) بوس و کنار: جس آدمی کو اپنے نفس پر مکمل کنٹرول ہو اور اس کو حد سے گزرنے کا خطرہ نہ ہو تو وہ اپنی بیوی سے بوس و کنار کر سکتا ہے۔ (بخاری: ۱۶۸۳، ۱۶۸۷)

(۵) نہانا یا سر پر پانی ڈالنا: روزہ دار کے لئے غسل جائز ہے۔ (بخاری: ۱۹۳۱)

☆ رمضان کے استقبال کیلئے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ (الترمذی: ۶۸۳)

### ماہِ صیام کے آخری دس دن

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اللہ تعالیٰ لا تعداد لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اگرچہ پورے رمضان میں ہی نیک اعمال کی مکمل سعی کرنا چاہے مگر آخری دس دنوں میں خصوصی طور پر اعمالِ صالحہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اتنی عبادت کرتے تھے کہ اس طرح کسی اور دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم: ۲۷۸۰) اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں راتوں کو جاگتے اور عبادتِ الہی کے لئے کمر باندھ لیتے اور اہل خانہ کو بھی جگا لیتے تھے۔ (مسلم: ۲۷۷۹)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں انتہائی مختصر وقت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ عنقریب ہی ہم خالق کے حضور کھڑے ہو کر اپنے اعمال کا حساب و کتاب دینے والے ہیں اس لئے ماہِ رمضان کے لئے مناسب تیاری کریں اور پورا مہینہ خاص طور پر آخری دس دنوں میں بھرپور کوشش کر کے مالکِ ارض و سما کو خوش کر لیں۔

محدث کے جو واجبات آپ کے ذمے واجب الادا ہیں، انہیں جلد ادا کریں، مفت رسالہ وصول کرنا مالی خیانت کے مترادف ہے!